مولای صل وسلم دائما ابدا — **درسِ حدیث** — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

بغیر اخلاص نہ جہاد نہ شہادت !

مالِ غنیمت تقسیم سے پہلے مشترکہ اثاثہ ہوتا ہے

(درسِ حدیث نمبر ۹۰/۳۲۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خیبر کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقائے نامدار علیہ الصلٰوۃ والسلام کی خدمت میں آئے اور اطلاع دی کہ فلاں شہید ہوگیا اور فلاں شہید ہوگیا حتی کہ ذکر کرتے کرتے ایک اور شخص کا نام لیا کہ فلاں بھی شہید ہوگیا آپ نے (اس شخص کا نام سن کر یک دم) فرمایا کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ فِی النَّارِ ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے یعنی جسے تم شہید سمجھ رہے ہو فی الحقیقت وہ شہید نہیں کیونکہ میں نے اسے آگ میں جلتے دیکھا ہے ! شہید تو وہ ہوتا ہے جسے یہاں سے جاتے ہی جنت مل جاتی ہے، شہید سے اللہ تعالیٰ کے یہاں سوال بھی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں اسے ڈھانپ لیتی ہیں اسے غسل بھی نہیں دیا جاتا اور خون آلود کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے، قیامت کے روز اس کے زخموں سے مشک کی سی خوشبو آئے گی اس کا رنگ خون کا سا رنگ ہوگا ! !

چونکہ انسان کی جان سب سے قیمتی چیز ہے اور جب وہ اللہ کی راہ میں لٹا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوجاتے ہیں اور طرح طرح کے انعامات سے نوازتے ہیں، شہید اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کرکے اس کی رضوان وخوشنودی حاصل کر لیتا ہے ! باقی صالحین اپنی اپنی قبروں میں آرام فرما ہوتے ہیں مگر شہداءِ کرام کو شہادت کے بعد ہی جنت میں جانے کی اجازت مل جاتی ہے اور وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے رہتے ہیں ! !

آقائے نامدار ﷺ نے شہداء کی بہت فضیلتیں بیان فرمائی ہیں ہر مسلمان کو چاہیے کہ شہید ہونے کی خواہش رکھے ہر وقت شہادت کا متمنی رہے اگر شہادت نہ بھی ملی تو اللہ کے فضل سے اسے خواہش کے سبب شہادت کا ثواب مل جائے گا [1] ! !

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ صحابہ کرامؓ نے جب اس شخص کے بارے میں یہ خبر دی کہ وہ شہید ہوگیا تو آپ نے جواب دیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا ! وجہ اس کی یہ بتلائی کہ چونکہ میں نے اسے آگ میں دیکھا ہے اور آگ میں جانا شہید کی شان کے منافی ہے پھر آگ میں جانے کی وجہ بتائی کہ فِیْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْعَبَاءَةٍ یعنی اس نے مالِ غنیمت میں سے اپنے لیے ایک چادر یا ایک عبا نکال لی تھی ! چونکہ مالِ غنیمت لوٹ کا مال نہیں ہے کہ جو جس کے ہاتھ آیا اس کا ہوجائے بلکہ اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ تمام شرکائے جہاد میں یہ مال تقسیم ہوگا، تقسیم سے پہلے ہر مجاہد ہر شے میں شریک ہے اس لیے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ شرکاء کی اجازت کے بغیر کسی چیز پر قبضہ کرے ! ہاں جب امام (جنرل) تقسیم کردے گا تو اس کے لیے حلال ہوگا ! !

آقائے نامدار علیہ الصلٰوۃ والسلام کے ارشاد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کی نیت صحیح نہ تھی وہ رضائے الٰہی کی طلب میں شریکِ جہاد نہ ہوا تھا بلکہ حصولِ مال کی غرض سے جہاد میں شریک ہوا تھا اسی لیے تو اسے (آگ والی) اتنی سخت سزا ملی !

---

[1] اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ ﷺ .(صحیح البخاری :۱۸۹۰)
''اے اللہ ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے پیارے رسول ﷺ کے شہر میں موت دے''

تو نیت اگر اچھی نہ ہو تو اچھا فعل اور بہترین عمل بھی بیکار ہوتا ہے جان جیسی قیمتی چیز بھی اگر دے دی جائے اور نیت صحیح نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی اجر نہیں ملے گا ! نیت جتنی اچھی ہوگی اللہ کے یہاں اس کی اتنی ہی زیادہ قدر ہوگی خواہ کام معمولی ہی کیوں نہ ہو گویا حسنِ نیت بہت ضروری ہے !

اس کے بعد آپ نے حضرت عمرؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابنِ خطاب جاؤ اور اعلان کر دو کہ اَلَا اِنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ [1] جنت میں صرف ایمان والے جائیں گے ! ! تین دفعہ آپ نے یہ فرمایا، حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ پھر میں گیا اور آواز دی خبردار جنت میں مومن ہی جائیں گے ! ! تین مرتبہ یہ اعلان کیا ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان پر قائم رکھے، ہر کام میں حسنِ نیت کی توفیق بخشے، ریا کاری اور دکھاوے کے کاموں سے بچائے رکھے، اپنی راہ میں جان قربان کرنے کی سعادت نصیب فرمائے، آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ ستمبر ۲۰۱۸ء بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۶ ستمبر ۱۹۶۹ء)

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللّٰہ مرقدہٗ

کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین و دروس جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے اور سنے جا سکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الجہاد باب قسمۃ الغنائم و الغلول فیہا رقم الحدیث ۴۰۳۴